2686-اگر عورت ملازمت کرتی ہوتو کیا گھریلواخراجات پورے کرنے اس کے ذمہ ہیں

سوال

کیا ملازمت کرنے والی عورت گھریلواخراجات کی ذمہ دار ہے کیونکہ اس کے خاوند کا کہنا ہے کہ اگر وہ گھریلواخراجات برداشت نہیں کرے گی تووہ ملازمت نہیں کرسکتی ؟

اورکیا بیوی کی تنخواہ میں خاوند کا کوئی حق ہے کہ وہ بیوی کی ملازمت کے مقابلہ میں اس کا تقاضا کرے ؟

اوراگر بیوی پر گھریلواخراجات کرنے ضروری ہیں توپھر خاونداور بیوی کے مابین اخراجات کا تناسب کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

روزی کی تلاش اورکام کاج کے سلسلہ میں اپنے وطن سے دوررہنے والے خاونداور بیوی کے مابین گھریلواخراجات کے مسئلہ میں ضروری ہے کہ دونوں کے مابین مصالحت ہواوروہ کسی بھی قسم کا نزاع نہیں ہونا چاہیے ۔

اخراجات کے وجوب کے بارہ میں مسئلہ مختلف ہے.جس میں تفصیل ہے :

1–اگرخاوند نے آپ کی ملازمت پریہ شرط رکھی ہے کہ گھریلواخراجات آپ اوراس دونوں کے ذمہ ہوں گے وگرنہ آپ کوملازمت کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔

مسلمان تواپنی شروط پرقائم رہتے ہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے :

(مسلمان اپنی شروط پرہیں لیکن وہ شرط جوحرام کوحلال اوریا پھر حلال کوحرام کردے) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(شرائط میں سے سب سے زیادہ وہ شرط پوری کرنا ضروری اورحقدار ہے.جس کے ساتھ تم بیوی کوحلال کرتے ہو) ۔

یعنی نکاح کے وقت جوشرائط رکھی جائيں وہ زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انہیں پورا کیا جائے ، لھذا تمہارے مابین اگرکوئی شرط ہے توتم اپنی ان شروط پرہی ہواوران کا پورا

کرنا ضروری ہے ۔

2-لیکن اگر تمہارے مابین کوئی شرط نہیں تو پھر سب کے سب گھریلو اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں نہ کہ بیوی کے ذمہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے خاوند کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھرایا ہے ۔

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے :

{کشادگی والے کو اپنی کشادگی میں سے خرچ کرنا چاہیے} ۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

{اور تمہاری بیویوں کا نان ونفقہ اور لباس احسن طریقے پر تمہارے ذمہ ہے}

لھذا ہر قسم کا خرچہ خاوند کے ذمہ ہی ہے وہی ہے جو گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہے اوراپنی بیوی بچوں کے اخراجات بھی برداشت کرے گا ، اگر بیوی کام کرتی ہے تو وہ اس کی معیشت ہے اوراس کی تنخواہ ہے جس میں کسی دوسرے کا حق نہیں اس لیے کہ وہ اس کے کام اور تھکاوٹ کے بدلہ اسے ملتی ہے ۔

اورخاوند نے ہوسکتا ہے کہ بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرتے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ رکھی ہو کہ اخراجات اس کے ذمہ ہوں گے یا پھر نصف اخرجات کی وہ ذمہ دار ہوگی یا کوئی اور شرط ، لیکن یہ ہوسکتا ہے کہ بیوی اپنی اس تنخواہ سے اگر کچھ اپنے خاوند کو اپنی رضامندی اور خوشی سے ادا کردے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی اور رضامندی سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے خوش ہو کر شوق سے کھاؤ پیو} النساء (4) ۔

لیکن اگر اس نے بیوی سے تعلقات استوار کرتے وقت کوئی شرط رکھی تھی وہ پھر اسے شرط پوری کرنا ہوگی اور مسلمان اپنی شرائط پوری کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان بھی کیا جا چکا ہے ۔

اور میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی رضامندی اور خوشی سے اپنی تنخواہ میں سے کچھ نہ کچھ اپنے خاوند کو ادا کردیں تا کہ جھگڑے کا خاتمہ اور اس کا حل ہو سکے ،

اوراشکال بھی جاتا رہے اورآپ کی زندگی بھی راحت واطمنان اورہنسی خوشی بسر ہو۔

توآپ دونوں آدھی تنخواہ یا پھر چوتھا حصہ اوریا پھر تیسرے حصہ پر آپس میں اتفاق کرلیں تاکہ مشکلات کا خاتمہ ہواور جھگڑے کی جگہ اطمنان وراحت اورہنسی خوشی جگہ حاصل کرسکے ۔

یا پھر دوسری بات یہ ہے کہ خاونداجازت دے دے اوراپنے رب کی تقسیم پر راضی ہوتا ہواحسب استطاعت اخراجات پورے کرے اورآپ کواپنی پوری تنخواہ رکھنے کی اجازت دیتا ہوا اس سے دستبردار ہوجائے ۔

اوراگرآپ کی یہ مشکل حل نہ ہوسکے توپھراس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ اپنے علاقہ اورملک کی شرعی عدالت سے فیصلہ کروائیں ، اورشرعی عدالت جوفیصلہ کردے ان شاء اللہ اس میں ہی کفائت ہے ، اللہ تعالی سب کو صحیح اعمال کی توفیق عطا فرمائے ۔

واللہ اعلم

.